قسط (۶)

مرتب: مولانا حافظ محمد عرفان الحق اظہار حقانی
استاذ جامعہ دار العلوم حقانیہ

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۳ء

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری میں معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب' اہل محلہ وگردوپیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال وواقعات درج فرماتے۔آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں .... (مرتب)

دار العلوم حقانیہ کی احاطہ بندی:

۶ ستمبر ۵۳ء دار العلوم حقانیہ کی زمین کی احاطہ بندی شروع ہوئی۔علماء وارا کین' طلباء واساتذہ بنفس نفیس دار العلوم کی بنیادوں کے لئے پتھر سروں پر اٹھا اٹھا کر حاجی عبدالصمد صاحب کی دی ہوئی زمین سے لائے۔شاید اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی زمین کا انتخاب دار العلوم کے لئے ہوا ہے۔ (۶ ستمبر ۵۳ء)

حقیقت زندگی:

بیداری میان دو خواب ست زندگی ـــ گردِ تخیل دو سراب ست زندگی
از لطمۂ دو موج حبابے دمیدہ است ـــ یعنی طلسم نقش بر آب ست زندگی

(غبار خاطر ص ۳۴) (۱۵ اکتوبر ۵۳ء)

عدل وانصاف کے بارے میں غیر مذہب دانشوروں کے اقوال: قوموں کی بقاء عدل وانصاف ہی میں

مضمر ہے۔ارسطو نے اجتماعی عدل کو بڑی اہمیت دی۔ اور کہا کہ "غیر منصفانہ قانون قانون ہی نہیں۔" گارڈون اس سلسلے میں کہتا ہے کہ اخلاق و فرض کا معیار کیا ہے "انصاف" اور یہ اصول کسی دور کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ دوامی اور ابدی ہے۔ اور اس کا مطلب ساری قوموں کے مشترکہ مفاد کی خدمت کرنا ہے۔ارسطو کے قول کی شرح میں علماء نے لکھا ہے "قانون فطرت سے جو قانون ٹکراتا ہے وہ قابل اتباع نہیں ہے" یا "انسانیت کے مشترکہ قانون سے ہٹا ہوا قانون نا قابل برداشت ہے۔" آدم گاڈنز وائٹ اپنی کتاب "مذہب کشادہ دلی" میں کہتا ہے کہ قانونی ہمدردی ہی اصل میں قانونِ ارتقاء ہے" (الجمعیۃ ص ۷۔ ۱۹۴۹ء) (۲۸؍اکتوبر ۵۳ء)

وہ اوصاف رزیلہ جن سے آزادی چھن جائے:

اگر کسی قوم میں آزادی کے بعد لاقانونیت پھیل جاتی ہے اطمینان، غارت ہو جاتا ہے، طبقاتی جنگ شروع ہو جاتی ہے، تنگ نظری اور تاسف، اعتماد اور تعاون کی بنیادیں ہلا دیتا ہے۔ حکام رشوت خور ہو جاتے ہیں۔ ملازمین خونخوار بن جاتے ہیں تو اس قوم سے آزادی کی نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (۲۹؍اکتوبر ۵۳ء)

امام شافعیؒ کے اقوال زریں:

استعينوا على الكلام بالصمت وعلى الاستنباط باالفكر وقال ايضاً "صحة النظرفى الامور نجات من الغرور والعزم في الرأس سلامة من التفريط والندم والروية والفكر يكشفان عن الحزم والفطنته. ومشاورة الحكماء الثبات فى النفس وقوة فى البصيرة. ففكر قبل ان تعزم وتدبر قبل ان تهجم وشاور قبل ان تقدم. وقالٓ الفضائل اربع احدا ها الحكمة وقوامها الفكرة . والثانية العفة وقوامها فى الشهوة . والثالثة القوة وقوامها فى الغضب .والرابعة العدل وقوامه فى اعتدال قوىٰ النفس (احياء العلوم صفحه ۴۱۲، ج ۴) (یکم نومبر ۵۳ء)

عمال کی چار قسمیں: قال يحيىٰ بن معاذ الرازى: العمال أربعة تائب وزاهد ومشتاق وواصل فالتائب محجوب بتوبته والزاهد محجوب بزهده والمشتاق محجوب بحالة والواصل لا يحجبه عن الحق شئى (عوارف المعارف على حاشية الاحياء العلوم ص ۴۲۸، ج ۴) (۳؍نومبر ۵۳ء)

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق سائل کے جواب میں (لاؤڈ اسپیکر سے نماز):

لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے نماز پڑھنے کا کسی نے پوچھا تو حضرت شیخ الحدیث صاحب نے فرمایا کہ یہ آواز اصلی آواز نہ ہو بلکہ پردے کی ٹکر کی گونج ہو تو پھر نماز نہیں ہوگی۔ جیسا کہ دیوار کے ساتھ یا گنبد میں بولنے سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ یہی فتویٰ مولانا تھانویؒ نے بھی دیا تھا۔ اور پھر تحقیق کے بعد فرمایا تھا کہ یہ اصلی آواز ہے، بجلی کے ذریعے ہواؤں کی لہروں پر سوار کی جاتی ہے اگر ایسا ہو تو نماز صحیح ہوگی۔ تاہم مسئلہ اختلافی ہے۔ اس لئے اچھا یہی ہے کہ احتیاط سے کام لیا جائے تاکہ مختلف فیہ مسئلہ کی ضرورت نہ پڑے۔ (مرقوم ۱۰؍نومبر) (۱۳؍جون ۵۴ء)

ماان مدحت محمداً بمقالتی ولکن مدحت مقالتی بمحمد ﷺ

واقعہ معراج: کان وقوع الاسراء والمعراج فی السابع والعشرین من رجب فی السنة الحادیة عشرہ من النبوۃ ۔ ویروون بعض الناس ان الاسراء کان بالروح فقط ولکن الحق ماعلیه العلماء اجمعون (۱۹ر نومبر)

علامہ سید سلیمان ندویؒ کی وفات:

علامہ سید سلیمان ندویؒ شام ساڑھے چھ بجے اپنی رہائش گاہ واقع جہانگیر روڈ کراچی میں تین ماہ کی مسلسل علالت کے بعد جہان فانی سے انتقال کر گئے۔آپ پھیپھڑے اور نرخرہ کی بیماری میں مبتلا تھے۔افسوس کہ آج دنیا کو علم دین کے ایک ستون گرنے سے بہت بڑا نقصان پہنچا۔ موت العالم موت العالم

اس عالم بے بدل کی وفات کی خبر چشم زدن میں شہر بھر میں پھیل گئی اور عوام وخواص میں اس سے اضطراب عظیم پھیل گیا۔اللہ اس متبحر عالم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی رحلت سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اسے نعم البدل سے پُر فرمائیں۔رحمه الله تعالیٰ وانزل علیه شآبیب الغفران

آپ کا جنازہ صبح ساڑھے آٹھ بجے اٹھایا گیا۔جس میں ملک بھر سے وزراء' مقتدر علماء اور آپ کے معتقدین نے پانچ ہزار کی تعداد میں شرکت کی۔ جنازہ نیو ٹاؤن کی جامع مسجد میں ادا کیا گیا۔ جہاں نماز کے بعد آدھ گھنٹہ تک جنازہ معتقدین کے آخری دیدار کے لئے رکھا گیا۔اور اس کے بعد مرحوم کے جسد پاک کو نہایت عزت واحترام کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا۔

ہزاروں سال نرگس اپنے بے نوری پہ روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

وہ بزرگ افراد جن کی خدمتیں درکار تھیں رفتہ رفتہ ان کے اٹھ جانے سے ملت ہے حزیں

(۲۲۔۲۳۔ر نومبر)

دارالعلوم میں علامہ ندویؒ کی وفات پر تعزیتی جلسہ: علامہ سید سلیمان ندویؒ کی یاد میں دارالعلوم حقانیہ میں تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔جس میں والد صاحب نے علامہ ندوی کے حوالے سے مختصر تقریر فرمائی اور بعد میں ختم قرآن و دعائے مغفرت کی۔ (۳۰ر نومبر)

جلسہ سیرۃ النبیؐ میں شیخ الحدیثؒ کی تقریر:

فوجیوں کو ظاہر و باطن درست کر کے قوم وملک کے صحیح ہیرو بننے کی تلقین:

جلسہ میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے مولانا سمیع الحق اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں:

کہ بندہ والد صاحب کے ہمراہ رسالپور چھاؤنی میں میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے منعقدہ پروگرام میں

شرکت کے لئے گیا۔ جہاں آپ نے پانچ سو سے زائد فوجیوں کو لیکچر ہال میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

کہ آپ قوم کے خادم ہیں' اللہ کے ہاں آپ کا بڑا مقام و مرتبہ ہے۔ ہمیں میلاد النبیؐ کے حوالے سے سچی خوشی تب نصیب ہوگی جب ہمارا باطن بھی سیرت النبیؐ کے موافق ہو۔ اگر ظاہری اور باطنی حالت ٹھیک ہو جائے تو تب ہی آپ قوم و ملک کے صحیح ہیرو ہوں گے۔ ویسے ہی جیسا کہ گزشتہ دور میں مجاہدین کا شیوہ تھا۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ کسریٰ کے سامنے ان مجاہدین کے حالات بیان ہوتے تو وہ لرزہ براندام ہو جاتے۔ اور اس کی وجہ کیا تھی ۔ یہ بھی ایک کافر جاسوس نے کہی کہ **فی اللیل رھبان وفی النھار فرسان**

آپ نے بیان میں اسلام پر یورپ کی طرف سے اٹھنے والے بے بنیاد الزامات کے دندان شکن جوابات بھی دیئے۔ ایک جاہلانہ الزام کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ حالانکہ آقائے نامدار کی شان رحیمانہ تو یہ تھی کہ چودہ برس تک آلام و مصائب و تکالیف برداشت کیں تب جا کے جنگ بدر کا وقوع ہوا۔ اور اس کی بھی مثال یوں ہے کہ بدن کے ایک عضو میں مرض یا خراب جراثیم پھیل جائیں تو مجبوراً اور ضرورتاً اسے کٹوانا پڑتا ہے تا کہ باقی بدن سالم رہ جائے۔ اس لئے آپؐ نے چار و نا چار یہ جنگ کی۔ امریکہ اور یورپ نے معمولی خودغرضی کے مقاصد کو سامنے رکھ کر جنگ عظیم میں کروڑوں انسانوں کی جانیں ضائع کیں۔ یہ تو ظلم نہ تھا جبکہ دنیا کو سچی تعلیم انسانیت اور مہذب بنانے کے لئے جو معمولی جنگ ہوئی وہ بہت بڑا ظلم اور برا قرار پایا۔ (۲۴۔۲۵ نومبر)

ملفوظات شیخ الحدیثؒ :

قدرت وعظمت اور علوِ مرتبت میں ترتیب:

☆ فرمایا کہ پہلے قدرت ہے پھر اس کے بعد عظمت ہے اور عظمت کے بعد علو مرتبت کا تصور آتا ہے۔ اسی وجہ سے نماز میں پہلے سورۃ فاتحہ میں الحمد للہ رب العالمین سے قدرت کا اظہار ہوتا ہے اس کے بعد سبحان ربی العظیم سے عظمت کی طرف اشارہ ہے اور ان دونوں کے بعد پھر سبحان ربی الاعلیٰ میں علو وشان ومرتبہ کا اظہار کیا جاتا ہے۔

☆ فرمایا کہ ہر شخص کو اپنا بوجھ خود اٹھانا چاہیے جیسا کہ حضرت عمرؓ کے بارے میں بیان ہوتا ہے کہ وہ ایک دن بوجھ اٹھائے لے جا رہا تھا آپ کے غلام حضرت اسلم نے اس بوجھ کو ان سے لینا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ کیا قیامت کے دن بھی تم میرا بوجھ اٹھاؤ گے؟

دارالعلوم میں کنوئیں کی کھدائی:

آج دارالعلوم حقانیہ میں جنوبی جانب (یہ جگہ اب احاطہ محمودیہ کے قریب واقع ہے اور اس کنوئیں پر ٹیوب ویل لگا دیا گیا ہے) کنوئیں کی کھدائی شروع ہوئی۔ پہلی کدال برادرم اظہار الحق نے ماری۔ (۶۔۷/دسمبر)